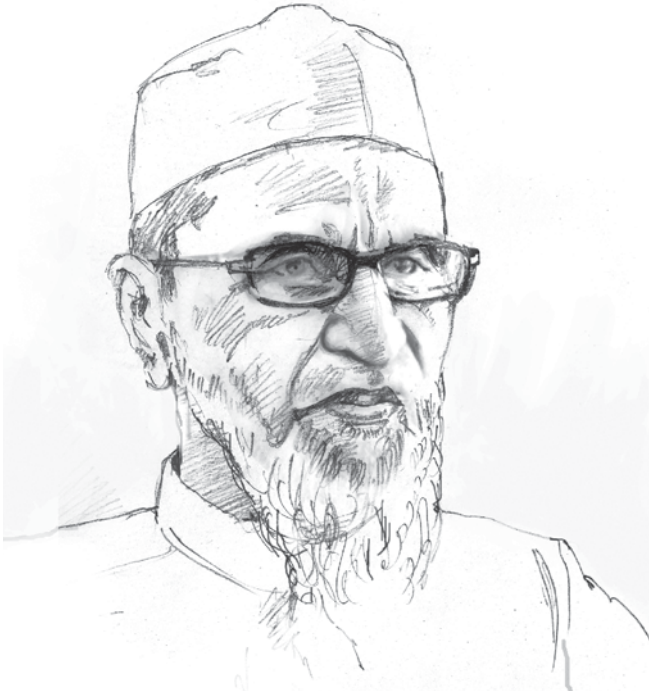


ادارہ

پہلی بات: آپ نے حاتم طائی کا نام ضرور سنا ہوگا۔ اس کی سخاوت کے قصے آج بھی مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے یہ اعلان کروایا کہ جو شخص حاتم کو گرفتار کر کے لائے گا، انعام سے نوازا جائے گا۔ اس ڈر سے حاتم ایک جنگل میں جا چھپا۔ وہاں اس نے ایک بوڑھے کو اپنی بیوی سے یہ کہتے سنا کہ ہم غربت کے مارے پریشان ہیں۔ اگر حاتم ہمیں مل جاتا تو ہمارے دکھ درد دور ہو جاتے۔ یہ سن کر حاتم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کر دیا کہ تم مجھے بادشاہ کے حوالے کر کے انعام کی رقم حاصل کر لو۔

دنیا میں آج بھی ایسے کئی لوگ موجود ہیں جنہیں اللہ نے بے شمار دولت سے نوازا ہے۔ اسی کے ساتھ ان کے دل میں غریبوں اور پریشان حال لوگوں کی مدد کا جذبہ بھی موجود ہے۔ اس سبق میں ایسے ہی ایک شخص کا ذکر کیا گیا ہے۔



عبدالرزاق اسماعیل کالسیکر کا شمار کوکن کی اہم شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ ۱۸ جولائی ۱۹۳۱ء کو وہ رتناگری کے ایک قصبے 'داسور' میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے ممبئی آ کر صابن سازی کا کاروبار شروع کر دیا تھا۔ ان کے ابتدائی حالات بہت اچھے نہیں تھے۔ عبدالرزاق کالسیکر دبئی چلے گئے اور وہاں انھوں نے لائڈری کا کاروبار شروع کیا۔ پھر چند برسوں بعد عطر سازی کا کاروبار کرنے لگے۔ محنت کے نتیجے میں ان کے کاروبار میں اس قدر برکت ہوئی کہ ان کا شمار دبئی

کے امیر ترین تاجروں میں ہونے لگا۔ 'الرصاصی پرفیوم' کے نام سے انھوں نے دنیا بھر میں ایک سو پندرہ اسٹور قائم کیے جہاں سے تقریباً پچاس ملکوں کو عطر فروخت کیا جاتا ہے۔

حاجی کالسیکر نماز روزے کے بڑے پابند تھے۔ ان میں سخاوت اور مروت جیسی خوبیاں تھیں۔ وہ اپنے سارے کام اُصولوں کی پابندی سے کرتے تھے۔ خدا نے انھیں دولت سے نوازا تھا، اسی کے ساتھ انسانیت کا درد بھی عطا کیا تھا۔ محتاجوں، ناداروں اور مفلسوں کی ترقی اور سماجی بھلائی کے کاموں کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ انھوں نے بے شمار دینی، تعلیمی اور سماجی اداروں کو مالی امداد سے نوازا۔ ان کی سرپرستی میں کئی ادارے قائم ہوئے۔

ان میں 'المحمد ٹرسٹ'، 'اے۔ ای۔ کالسیکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ' اور 'فیروز ایجوکیشنل فاؤنڈیشن' قابل ذکر ہیں۔ کالسیکر نہایت سادگی پسند، کفایت شعار اور قوم کے خدمت گزار تھے۔ وہ اکثر لوگوں کو قرض دیا کرتے تھے مگر قرض نہ لوٹائے جانے پر بھی ان کے برتاؤ میں فرق نہ آتا۔ اگر کوئی ان سے بُرا سلوک کرتا، تب بھی وہ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ ان کی عادت تھی کہ کبھی اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ان کے دسترخوان پر کوئی نہ کوئی مہمان ضرور ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کھانا کھا رہے تھے، کوئی نہ تھا تو راستہ چلتے فقیر کو بلا کر ساتھ بٹھا لیا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے، ”وہ انسان نہیں جو انسان کے کام نہ آئے۔“

حاجی عبدالرزاق کالسیکر کی زندگی ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ ۱۰/ اگست ۲۰۱۵ء کو ان کا انتقال ہوا۔ ان کے قائم کیے ہوئے فلاحی اور تعلیمی ادارے ہمیں ان کی یاد دلاتے رہیں گے۔

***** معانی و اشارات *****

مرّت - لحاظ کرنا politeness
نوازا - عزّت بخشنا، بخشش کرنا bestow
کفایت شعار - بچت کرنے والا economical
فلاحی - بھلائی سے متعلق welfare

قصبہ - بڑا گاؤں town
تاجر - بیوپاری businessman
سخاوت - اپنے مال سے لوگوں کی مدد کرنا، فیاضی، بخشش
generosity



مشق



* مختصر جواب لکھیے :

- ۱۔ حاجی کالسیکر کن خوبیوں کے مالک تھے؟
- ۲۔ حاجی کالسیکر نے کن اداروں کی تعمیر و ترقی میں مدد کی؟
- ۳۔ کس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ حاجی کالسیکر اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے؟

* ایک جملے میں جواب لکھیے :

- ۱۔ عبدالرزاق کالسیکر کہاں پیدا ہوئے تھے؟
- ۲۔ عبدالرزاق کالسیکر نے دبئی میں کون سے کاروبار شروع کیے تھے؟
- ۳۔ ’الزصاصی پرفیوم‘ کے نام سے کتنے اسٹور دنیا بھر میں قائم کیے گئے تھے؟
- ۴۔ بُرا سلوک کرنے والوں کے ساتھ حاجی کالسیکر کیسا برتاؤ کرتے تھے؟
- ۵۔ حاجی کالسیکر کا انتقال کب ہوا؟



* قوسین میں دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں

کو پُر کیجیے:

(فلم، دوا، عطر، عمارت، گھڑی)

مثال - ممبئی آ کر صابن سازی کا کاروبار شروع کر دیا تھا۔

بات سے بات چلے

”اچھا انسان بننے کے لیے ہمیں کون سے کام کرنے چاہئیں اور کن برائیوں سے بچنا چاہیے؟“ اس موضوع پر گروہ میں بات چیت کیجیے۔

زور قلم

اس سبق سے ایسے الفاظ تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے جن کے آخر میں ’ت‘ آتا ہو مثلاً ’عظمت‘۔

سرگرمی/منصوبہ

استاد/سرپرست کی مدد سے دنیا کی چند ایسی شخصیات کے نام معلوم کیجیے جو بے شمار دولت کی مالک ہیں۔

۱۔ چند برسوں بعد..... سازی کا کاروبار کرنے لگے۔

۲۔ دہلی میں..... سازی کے کئی کارخانے ہیں۔

۳۔ ساگوان کی لکڑی.... سازی کے کام آتی ہے۔

۴۔ ممبئی..... سازی کا ایک اہم مرکز ہے۔

۵۔ اس نے..... سازی کا ہنر سیکھ لیا۔

آئیے، لطف اٹھائیں



ایک تھے چھبؤ میاں۔ ایک دن وہ شکار کو چلے۔ راستے میں تربوز کا کھیت تھا جس میں بڑے بڑے تربوز لگے ہوئے تھے۔ جب چھبؤ میاں نے تربوز دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگے، ”ارے! اتنی چھوٹی چھوٹی بیلوں میں اتنے بڑے بڑے تربوز! ان کو تو بہت بڑے پیڑ پر لگنا چاہیے تھا۔“ چھبؤ میاں اور آگے چلے۔ راستے میں آم کا پیڑ تھا۔ آم کا پیڑ بہت بڑا تھا۔ اس میں چھوٹی چھوٹی کیریاں لگی تھیں۔ چھبؤ میاں نے جب یہ منظر دیکھا تو اور بھی حیران ہوئے اور بولے، ”ارے اتنا بڑا پیڑ اور اتنے چھوٹے پھل! اس پیڑ پر تو تربوز لگنا چاہیے تھا اور تربوز کے کھیت میں آم۔“ ابھی وہ منہ



اوپر کیے کیریوں کو دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک کیری پٹ سے ٹوٹ کر گری۔ کیری ٹھیک چھبؤ میاں کی ناک پر پڑی۔ انھیں اچھی خاصی چوٹ آئی اور وہ ناک پکڑ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں جب درد کچھ کم ہوا تو چھبؤ میاں کہنے لگے، ”اللہ کا شکر ہے کہ یہاں تربوز نہیں ہیں ورنہ نہ جانے میری ناک کا کیا حال ہوا ہوتا۔“

• اس کتاب میں پہلی بار مشق کے تحت ذیلی سرخیاں قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دے کر ان کے لسانی اور جمالیاتی ذوق کو پروان چڑھانا ہے۔ نیز ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے۔ اساتذہ ان سرخیوں کے طرز پر طلبہ کی تدریس کے لیے مزید مشقیں تیار کریں۔

اساتذہ کے لیے